احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 16

منگل 21۔اپریل 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 21۔اپریل 2015ء یکم رجب 1436 ہجری 21 شہادت 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 91

توحید سے محبت

نکال دے میرے دل سے خیال غیروں کا
محبت اپنی مرے دل میں ڈال دے پیارے
یہ گھر تو تو نے بنایا تھا اپنے رہنے کو
بتوں کو کعبہ دل سے نکال دے پیارے
اچھل چکا ہے بہت نام لات و عزیٰ کا
اب اپنا نام جہاں میں اچھال دے پیارے

(کلام محمود)

علم توجہ چند کھیلوں کا نام ہے لیکن دعا وہ ہتھیار ہے جو زمین و آسمان کو بدل دیتا ہے۔ مسمریزم ایمان کی قوت ارادی کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا

حضرت مصلح موعود کے بیان کردہ واقعات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود کی سیرت کے انمول پہلو

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں آپ کی زندگی میں پوری ہوئیں اور آج تک پوری ہو رہی ہیں، جماعت کی ترقی اس کا ثبوت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17/اپریل 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/اپریل 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود ایک موقع پر دعا کی اہمیت بیان فرما رہے تھے کہ کس طرح دعا سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جاسکتے ہیں۔ اس کی تفصیل بتاتے ہوئے آپ نے علم توجہ یعنی مسمریزم کے متعلق بھی بیان فرمایا کہ جو لوگ مسمریزم کرنے کے ماہر ہوتے ہیں وہ بھی اس علم کے ذریعہ سے لوگوں میں تبدیلیاں پیدا کر دیتے ہیں مگر یہ عارضی اور انفرادی ہوتی ہیں اور پھر ایسی بھی نہیں ہوتیں جس سے کوئی انقلابی فوائد حاصل ہو رہے ہوں جبکہ دعائیں اگر اس کا حق ادا کرتے ہوئے کی جائیں تو قوموں کو سنوارنے والی بن جاتی ہیں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ علم توجہ تو محض چند کھیلوں کا نام ہے لیکن دعا وہ ہتھیار ہے جو زمین و آسمان کو بدل دیتا ہے۔ پھر حضور انور نے حضرت مصلح موعود کا ہی بیان فرمودہ مسمریزم سے متعلق ایک واقعہ پیش فرمایا جو کہ حضرت مسیح موعود کی ایک مجلس میں ہوا، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے پر مسمریزم کرنے والے کو نہ صرف ناکام و نامراد کیا بلکہ اسے نشان بھی دکھایا۔ حضرت مسیح موعود کو جب اس شخص کی اس حرکت کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مسمریزم کی قوت ارادی ایمان کی قوت ارادی کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتی۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی قوت ارادی اور انسان کی قوت ارادی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جس شخص کو خدا تعالیٰ قوت ارادی عطا فرماتا ہے اس کے سامنے انسانی قوت ارادی تو بچوں کا سا کھیل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے غیروں کو بھی نشان دکھاتا ہے۔ 1904ء میں جب حضرت مسیح موعود لاہور تشریف لے گئے تو وہاں ایک جلسے میں آپ نے تقریر فرمائی۔ ایک غیر از جماعت دوست شیخ رحمت اللہ صاحب وکیل بھی اس جلسے میں موجود تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ دوران تقریر میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کے سر سے نور کا ایک ستون نکل کر آسمان کی طرف جا رہا ہے۔ اس وقت میرے ساتھ ایک دوست بھی بیٹھے ہوئے تھے، میں نے انہیں کہا کہ دیکھو وہ کیا چیز ہے، انہوں نے دیکھا تو فوراً کہا کہ یہ تو نور کا ستون ہے جو حضرت مرزا صاحب کے سر سے نکل کر آسمان تک پہنچا ہوا تھا۔ اس نظارے کا شیخ رحمت اللہ صاحب پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے اسی دن حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایسے نشانات ہیں جنہیں دیکھ کر لوگوں نے ایمان حاصل کیا اور پھر یہی نہیں بلکہ نشانات کی مختلف صورتیں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ لوگوں پر اب بھی ظاہر فرماتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی ایک مجلس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک دوست نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں لکھا کہ میری ہمشیرہ کے پاس جن آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ایسے جن کوئی نہیں ہوتے جن کو عام لوگ مانتے ہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے نشانات اور معجزات کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات پیش فرمائے۔ حضور انور نے عبدالکریم کا معجزانہ شفاء پانے کا واقعہ اور الہام **یاتیک من کل فج عمیق** کے پورا ہونے کا نشان بھی پیش فرمایا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میری صداقت میں خدا تعالیٰ نے لاکھوں نشانات دکھلائے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں تو کہتا ہوں کہ آپ کی صداقت کے خدا تعالیٰ نے اس قدر نشانات دکھلائے ہیں کہ جن کا شمار بھی نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ نشانات انہی کے لئے دکھلائے گئے جو عقل رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ نشانات ہمارے لئے تقویت کا موجب ہوتے ہیں۔ ایک مخالف نے جب حضرت مسیح موعود کے پاس آ کر کوئی نشان دیکھنے کا مطالبہ کیا تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا میاں تم میری کتاب حقیقۃ الوحی دیکھ لو، تمہیں معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے میری تائید میں کس قدر نشانات دکھائے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں تو آپ کی زندگی میں بھی پوری ہوئیں اور آج تک ہو رہی ہیں۔ فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی روزانہ کی ترقی اس کا ثبوت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ لوگوں کو بصارت عطا فرمائے اور ہم کو بھی ہر لمحہ اپنے ایمان میں مضبوط تر کرتا چلا جائے۔ آمین

عورتوں کے حقوق کی حفاظت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت (دین حق) نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے۔ وَلَهُنَّ ...... کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔ چاہیے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاقِ فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خَيْرُكُمْ ...... تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کیلئے اچھا ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 300)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2015ء
مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن

☆ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائناکالوجسٹ

ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ دونوں ڈاکٹرز سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے والے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ بعض واقعات کا نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تذکرہ اور اس کی روشنی میں احباب کو اہم نصائح

الجزائر سے تعلق رکھنے والے احمدی مکرم سمیر بخوطہ صاحب آف جرمنی اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (ربوہ) کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 فروری 2015ء بمطابق 27 تبلیغ 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مصلح موعود حضرت میر حسام الدین صاحب جن کا حضرت مسیح موعود سے بڑا تعلق تھا، آپ ان کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ان کے بیٹے میر حامد شاہ صاحب کے بیٹے کے نکاح کے موقع پر یہ بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ: میر حامد شاہ صاحب جماعت میں خصوصیت رکھنے کے علاوہ (حضرت مسیح موعود کے (رفیق) تھے۔) ان کے والد حکیم حسام الدین صاحب کے ساتھ حضرت مسیح موعود کو اس وقت سے واقفیت تھی جبکہ آپ اپنے والد کے بار بار کے تقاضے سے تنگ آ کر ملازمت کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے۔ میر حسام الدین صاحب سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ جب حضرت مسیح موعود سیالکوٹ تشریف لے گئے تو آپ سے تعلق پیدا ہوا۔ فرماتے ہیں کہ وہاں کچہری کی چھوٹی سی ملازمت پر کئی سال تک حضرت مسیح موعود رہے۔ انہی ایام میں حکیم حسام الدین صاحب سے تعلقات ہوئے اور آخر وقت تک تعلقات قائم رہے۔ یہ تعلقات صرف انہی کے ساتھ نہ رہے بلکہ ان کے خاندان کے ساتھ بھی رہے۔ (ان کے بعد میر حامد شاہ صاحب حضرت مسیح موعود کے سلسلے میں خاص لوگوں میں شمار ہوتے رہے۔) ایک موقع پر حضرت مسیح موعود کی مجلس میں حضرت میر حامد شاہ صاحب کے بارے میں ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ شاہ صاحب ایک درویش مزاج آدمی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ بہرحال حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''تاہم حکیم حسام الدین صاحب کے ساتھ جو ابتدا کے تعلقات تھے۔ اس مثال سے ان کی خصوصیت نظر آتی ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود دعویٰ کے بعد سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ حکیم حسام الدین صاحب کو آپ کے تشریف لانے کی بہت خوشی ہوئی۔ انہوں نے ایک مکان میں آپ کے ٹھہرانے کا انتظام کیا۔ لیکن جس مکان میں آپ کو ٹھہرایا گیا اس کے متعلق جب معلوم ہوا کہ اس کی چھت پر منڈیر کافی نہیں تو حضرت مسیح موعود نے سیالکوٹ سے واپسی کا ارادہ فرما لیا۔ (خطبات محمود جلد 3 صفحہ 327-326)

(منڈیر کے بارے میں بھی یہ یاد رکھنا چاہئے۔ حدیث میں بھی آیا ہے کہ ایسی چھتیں جن کی منڈیر نہ ہو ان چھتوں کے اوپر سونا نہیں چاہئے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی النوم علیٰ سطح غیر محجر حدیث نمبر 5041)

اور اس زمانے میں گرمیوں میں لوگ چھتوں پر سویا کرتے تھے کیونکہ پنکھے وغیرہ کا تو انتظام نہیں ہوتا تھا تو حضرت مسیح موعود نے جب دیکھا کہ چھت کی منڈیر نہیں ہے تو آپ نے فرمایا یہ گھر تو صحیح نہیں ہے۔ آپ نے واپسی کا ارادہ فرما لیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) ''اور اس وقت میرے ذریعے سے ہی باہر مَردوں کو لکھ دیا کہ کل ہم واپس قادیان چلے جائیں گے۔ نیز یہ بھی بتلا دیا کہ یہ مکان ٹھیک نہیں کیونکہ اس کی چھت پر منڈیر نہیں۔ اس خبر کے سننے پر احباب جن میں مولوی عبدالکریم صاحب وغیرہ تھے راضی بقضاء معلوم دیتے تھے لیکن جونہی حکیم حسام الدین صاحب کو معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کس طرح واپس جاتے ہیں۔ چلے تو جائیں اور فوراً زنانہ دروازے پر حاضر ہوئے اور اطلاع کرائی کہ حکیم حسام الدین حضرت صاحب سے ملنے آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فوراً باہر تشریف لے آئے۔ حکیم صاحب نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور اس لئے واپس تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ یہ مکان مناسب نہیں۔ (مکان کے متعلق انہوں نے عرض کیا کہ) مکان کے متعلق تو یہ ہے کہ تمام شہر میں سے جو مکان بھی پسند ہو اسی کا انتظام ہو سکتا ہے۔ رہا واپس جانا تو کیا آپ اس لئے یہاں آئے تھے کہ فوراً واپس چلے جائیں اور لوگوں میں میری ناک کٹ جائے۔ اس بات کو ایسے لب و لہجے میں انہوں نے کہا اور اس زور کے ساتھ کہا کہ حضرت مسیح موعود بالکل خاموش ہو گئے اور آخر میں کہا اچھا ہم نہیں جاتے۔''

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 327-326۔ خطبہ نکاح بیان فرمودہ 19۔ اکتوبر 1933ء)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے 1903ء میں جب ایک شخص عبدالغفور نے جو اسلام سے مرتد ہو کر آریہ ہو گیا تھا اور اس نے اپنا نام دھرمپال رکھ لیا تھا۔ ''ترک اسلام'' نام کی کتاب لکھی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کا جواب لکھا جو ''نور الدین'' کے نام سے شائع ہوا۔ یہ کتاب روزانہ حضرت مسیح موعود کو سنائی جاتی تھی۔ جب دھرم پال کا یہ اعتراض آیا کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ ٹھنڈی ہوئی تھی تو دوسروں کے لئے کیوں نہیں ہوتی اور اس پر حضرت خلیفہ اول کا یہ جواب سنایا گیا کہ اس جگہ نار سے ظاہری آگ مراد نہیں بلکہ مخالفت کی آگ مراد ہے۔ تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس تاویل کی کیا ضرورت ہے۔...... اگر لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی...... تو وہ مجھے آگ میں ڈال کر دیکھ لیں کہ آیا میں اس آگ میں سے سلامتی کے ساتھ نکل آتا ہوں یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کی وجہ سے حضرت خلیفہ اول نے اپنی کتاب ''نور الدین'' میں یہی جواب لکھا اور تحریر فرمایا کہ ''تم ہمارے امام کو آگ میں ڈال کر دیکھ لو۔ یقیناً خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق اسے اس آگ سے اسی طرح محفوظ رکھے گا......۔''

(نور الدین صفحہ 146) (تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 614)

ایک موقعہ پر آپ نے اس کی مزید تفصیل بھی بیان کی نیز حضرت مسیح موعود کے حوالے سے معجزات کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جس کتاب کا ذکر ہو چکا ہے جب ''حضرت خلیفہ اول یہ کتاب نور الدین لکھ رہے تھے تو اس میں آپ نے لکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا جو ذکر ہے اس سے مراد لڑائی کی آگ ہے۔ آپ نے خیال کیا کہ آگ میں پڑ کر زندہ بچنا تو مشکل ہے اس لئے آگ سے مراد لڑائی کی آگ لی۔ حضرت مسیح موعود ان دنوں بسراواںؔ کی طرف سیر کے لئے جایا کرتے تھے۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں) مجھے یاد ہے (کہ) مَیں بھی ساتھ تھا۔ کسی نے چلتے ہوئے کہا کہ حضور بڑے مولوی صاحب نے بڑا لطیف نکتہ بیان کیا ہے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جو لوگ عام طور پر عقلی باتوں کی طرف زیادہ راغب ہوں وہ ایسی باتوں کو، اس طرح کی تاویلیں اور نکتے بہت پسند کرتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود قریباً ساری سیر میں اس بات کا ردّ کرتے رہے اور فرمایا کہ ہمیں الہام ہوا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام

سے اگر اللہ تعالیٰ نے ایسا سلوک کیا تو کیا بعید ہے (کہ آگ میں ڈالا ہو)۔کیا طاعون آگ سے کم ہے اور دیکھ لو کیا یہ کم معجزہ ہے کہ چاروں طرف طاعون آئی مگر ہمارے مکان کو اللہ تعالیٰ نے اس سے محفوظ رکھا۔ پس اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچا لیا ہو تو کیا بعید ہے۔ ہماری طرف سے مولوی صاحب کو کہہ دو کہ یہ مضمون کاٹ دیں۔ چنانچہ جیسا پہلے ذکر ہو چکا ہے انہوں نے کاٹ دیا اور پھر نئے فقرات لکھے“۔

(حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) ”معجزات کے بارے میں انبیاء ہی کی رائے صحیح سمجھی جا سکتی ہے کیونکہ وہ اُن کی دیکھی ہوئی باتیں ہوتی ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ آدھ آدھ گھنٹہ باتیں کرتا ہے، سوال کرتا اور جواب پاتا ہے اس کی باتوں تک تو خواص بھی نہیں پہنچ سکتے کجا یہ کہ عوام الناس جنہوں نے کبھی خواب ہی نہیں دیکھا اور اگر دیکھا ہو تو ایک دو سے زیادہ نہیں اور پھر اگر زیادہ بھی دیکھیں تو دل میں تردّد رہتا ہے کہ شاید یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے یا نفس کا ہی خیال ہے۔ (حضرت مسیح موعود کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ) مگر جو یہ کہتے ہیں کہ اِدھر ہم نے سونے کے لئے تکیے پر سر رکھا اُدھر یہ آواز آنی شروع ہوئی کہ دن میں تمہیں بہت گالیاں لوگوں نے دی ہیں۔ یعنی سارا دن تمہیں بہت گالیاں ملی ہیں مگر فکر نہ کرو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اور تکیے پر سر رکھنے سے لے کر اٹھنے تک اللہ تعالیٰ اسی طرح تسلّی دیتا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ بعض دفعہ ساری ساری رات یہی الہام ہوتا رہتا ہے کہ (-)۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) دوسرے لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے بزرگ اور نیک لوگ ایک حد تک سمجھ سکتے ہیں مگر اس حد تک نہیں جس حد تک نبی سمجھ سکتا ہے۔ نبی نبی ہی ہے۔ اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کا کلام ایسے رنگ میں ہوتا ہے جس کی مثال دوسری جگہ نہیں مل سکتی“۔

(حضرت مصلح موعود اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ) میرے اپنے الہام اور خواب اس وقت تک ہزار کی تعداد میں پہنچ چکے ہوں گے مگر اس شخص کی (یعنی حضرت مسیح موعود کی) ایک رات کے الہامات کے برابر بھی یہ نہیں ہو سکتے جسے شام سے لے کر صبح تک......کا الہام ہوتا رہا ہے“۔

(پھر آپ نے فرمایا) ”پھر ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے بزرگوں کی عزت کریں لیکن جب ہم ان کو انبیاء کے مقابلے پر کھڑا کرتے ہیں تو گویا خواہ مخواہ ان کی ہتک کراتے ہیں۔ ہر شخص کا اپنا اپنا مذاق ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں عام طور پر یہ چرچا رہتا تھا کہ آپ کو زیادہ پیارا کون ہے۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ بڑے مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفہ اول اور بعض چھوٹے مولوی صاحب یعنی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا نام لیتے تھے۔ ہم اس پارٹی میں تھے جو حضرت خلیفہ اول کو زیادہ محبوب سمجھتی تھی۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ دوپہر کے قریب کا وقت تھا۔ کیا موقع تھا؟ یہ یاد نہیں۔ (آپ فرماتے ہیں) پہلے بھی کبھی شاید یہ واقعہ بیان کر چکا ہوں اور ممکن ہے اس وقت موقع بیان کیا ہو مگر اس وقت یاد نہیں ہے۔ (فرماتے ہیں کہ) مَیں گھر میں آیا تو حضرت مسیح موعود نے مجھ سے یا حضرت اماں جان جو شاید وہیں تھیں ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہم پر جو احسانات ہیں ان میں سے ایک حکیم صاحب کا وجود ہے۔ آپ بالعموم حضرت خلیفہ اول کو حکیم صاحب کہا کرتے تھے کبھی بڑے مولوی صاحب اور کبھی مولوی نورالدین صاحب بھی کہا کرتے تھے۔ آپ اس وقت کچھ لکھ رہے تھے اور (حضرت خلیفہ اوّل کے بارے میں) فرمایا کہ ان کی ذات بھی اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک احسان ہے۔ اور یہ ہمارا ناشکرا پن ہوگا اگر اس کو تسلیم نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایک ایسا عالم دیا ہے جو سارا دن درس دیتا ہے۔ پھر طبّ بھی کرتا ہے اور جس کے ذریعہ ہزاروں جانیں بچ جاتی ہیں۔ یہ تو پہلے بات ہوئی جو حضرت مصلح موعود کے سامنے ہوئی۔ پھر آگے ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ اسی طرح میرے ساتھ چلتے ہیں جس طرح انسان کی نبض چلتی ہے۔ پس ایسے شخص کا کوئی حوالہ اگر حضرت مسیح موعود کے مقابلے میں پیش کیا جائے۔ (اس موقع پر یہ بات آپ نے کہی جب یہ مقابلہ ہو رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا ہے اور حضرت خلیفہ اول نے یہ فرمایا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں باوجود ان ساری تعریفوں کے اگر ایسے شخص کا کوئی حوالہ حضرت مسیح موعود کے مقابلے میں پیش کیا جائے۔ پھر اپنا ذکر فرمایا کہ) یا مثلاً اگر حضرت مسیح موعود کے مقابلے پر میرا نام دے دیا جائے تو اس کے معنی سوائے اس کے کیا ہیں کہ ہم کو گالیاں دلوائی جائیں۔ (حضرت مسیح موعود کی نظر میں حضرت خلیفہ اول کا ایک اعلیٰ مقام ہونے کے باوجود، ان کے الفاظ ان کے بارے میں جو بیان ہوئے اس کے باوجود اگر مقابلہ پہ حوالہ پیش کیا جائے تو آپ نے فرمایا یہ ایسا ہی ہے جیسے گالیاں دلوائی جائیں پھر آپ نے فرمایا کہ) خلفاء کی عزت اسی میں ہوتی ہے کہ متبوع کی پیروی کریں۔ (یعنی جس کی اتباع کی ہے، جس کی بیعت کی ہے اس کی پیروی کریں۔ خلفاء کی عزت اسی طرح قائم رہتی ہے۔) اور اگر عدم علم کی وجہ سے کوئی غلطی ہو جائے (یعنی خلفاء سے بھی اگر عدم علم کی وجہ سے کوئی غلطی ہو جائے) تو جسے اس کا علم ہوا سے چاہئے کہ بتائے کہ حضرت مسیح موعود نے یوں فرمایا ہے شاید آپ کو اس کا علم نہ ہو“۔

(پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) نقد کا علم ہمیں اللہ تعالیٰ نے دوسروں سے بہت زیادہ دیا ہے۔ (یعنی کسی بات کو سمجھنے کا، اس کی گہرائی میں جانے کا، اس کو پرکھنے کا، اچھی طرح چھان پھٹک کرنے کا علم، حضرت مسیح موعود کی باتوں کا جو علم ہے۔ فرماتے ہیں۔ وہ خلفاء کو، ہمیں اللہ تعالیٰ نے دوسروں سے بہت زیادہ دیا ہے) اور مامورین کی باتوں کو سمجھنے کی دوسروں سے زیادہ اہلیت رکھتے ہیں۔ پھر اس بات پر غور کر کے ہم دیکھیں گے کہ کیا اس کے معنی وہی ہیں جو لوگ لیتے ہیں اور یقیناً نقد کے بعد ہم اس کو حل کر لیں گے (یعنی اس کو پرکھنے کے بعد ہم حل کر لیں گے) اور وہ حل ننانوے فیصدی صحیح ہوگا۔ لیکن اس کو حل کرنے کے یہ معنی نہیں ہوں گے کہ ہم آپ کے مقابل پر ہوں گے اور آپ کے ارشادات کے مقابلے میں نام لے کر ہماری بات پیش کی جائے۔ کوئی حضرت مسیح موعود کا حوالہ پیش کرے اور آگے سے دوسرا میرا نام لے دے تو اس کے معنے سوائے اس کے کیا ہیں کہ ہتک کرائی جائے۔

پس خواہ حضرت خلیفہ اول ہوں یا مَیں ہوں یا کوئی بعد میں آنے والا خلیفہ، جب یہ بات پیش کر دی جائے کہ حضرت مسیح موعود نے یوں فرمایا ہے تو آگے سے یہ کہنا کہ فلاں خلیفہ نے یوں کہا ہے غلطی ہے۔ جو اگر عدم علم کی وجہ سے ہے تو سند نہیں ہو سکتی۔ (اگر علم نہیں ہے تو اس کی کوئی سند نہیں۔) اور اگر علم کی وجہ سے ہے تو گویا خلیفہ کو اس کے متبوع کے مقابل پر کھڑا کرنا ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ اگر متبوع کے کسی حوالے کی تشریح خلیفہ نے کی ہے تو یہ کہا جائے کہ آپ اس کے معنی یہ کرتے ہیں لیکن فلاں خلیفہ نے اس کے معنی یہ کئے ہیں۔ اس طرح خلیفہ نبی کے مقابل پر کھڑا نہیں ہوتا بلکہ اس شخص کے مقابلے پر کھڑا ہوتا ہے جو نبی کے کلام کی تشریح کر رہا ہے۔

(حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ) یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ضروری نہیں کہ خلفاء کو سب باتیں معلوم ہوں۔ کیا حضرت ابوبکر اور عمر کو ساری احادیث یاد تھیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی بیسیوں باتیں ایسی ہیں جو ہم کو یاد نہیں اور دوسرے آ کر بتاتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں جن کے پاس یہ باتیں ہیں وہ اگر سنائیں تو بڑا احسان ہے۔ (فرمایا کہ) یہ ضروری نہیں کہ خلیفہ سب باتوں سے واقف ہو۔ اکثر لوگ جانتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول (اس زمانے میں (رفیق) موجود تھے، انہوں نے حضرت خلیفہ اول کو دیکھا ہوا تھا اس لئے آپ ان کو فرما رہے ہیں کہ اکثر لوگ جانتے ہیں کہ خلیفہ اول) کتابیں بہت کم پڑھا کرتے تھے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود کی جو تازہ تازہ کتابیں شائع ہوتی تھیں ان میں سے بہت کم پڑھتے تھے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ) میرے سامنے یہ واقعہ ہوا کہ کسی نے حضرت مسیح موعود سے کہا کہ آپ مولوی صاحب کو (یہ کتابیں) پروف پڑھنے کے لئے کیوں بھیجتے ہیں۔ وہ تو اس کے ماہر نہیں ہیں اور ان کو پروف دیکھنے کی کوئی مشق نہیں (ہے)۔ بعض لوگ اس کے ماہر ہوتے ہیں

اور بعض نہیں۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میں خطبہ دیکھتا ہوں مگر اس میں پھر بھی بیسیوں غلطیاں چھپ جاتی ہیں (اور ایک مثال آپ نے دی کہ) آج ہی جو خطبہ چھپا ہے اس میں ایک سخت غلطی ہوگئی۔ میں نے اصلاح تو کی تھی لیکن اصلاح کرتے وقت پہلے فقرے کا جو مفہوم میرے ذہن میں تھا وہ دراصل نہ تھا (اور اس کی وجہ سے غلطی ہوگئی...... مگر چھپنے کے بعد (فرماتے ہیں) جب میں نے پڑھا تو پہلا فقرہ بالکل اس کے الٹ تھا جو میں نے سمجھا تھا اور الفضل میں یہ فقرہ پڑھ کر میں بڑا حیران ہوگیا...... بہرحال آپ نے اس کی تفسیر فرمائی۔ پھر آپ فرماتے ہیں) تو بعض لوگ پروف دیکھنے کے ماہر ہوتے ہیں اور بعض نہیں ہوتے...... تو کسی نے حضرت مسیح موعود سے کہا کہ مولوی صاحب تو اس کے ماہر نہیں ہیں آپ ان کو پروف کیوں دکھاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مولوی صاحب کو فرصت کم ہوتی ہے اور وہ بیمار وغیرہ دیکھتے رہتے ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ پروف ہی پڑھ لیا کریں تا ہمارے خیالات سے واقفیت رہے۔ (اور پھر باوجود اس کے کہ حضرت خلیفہ اوّل کو حضرت مسیح موعود پہ اندھا اعتقاد تھا۔ لیکن بعض دفعہ عدم علم ہوتا ہے اس لئے الٹ بات ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا اس لئے میں پروف پڑھنے کے لئے بھیجتا ہوں کہ کتابیں پڑھنے کی ان کو فرصت نہیں ہوتی تو پروف پڑھنے سے ہمارے خیالات سے ان کو واقفیت ہو جائے اور پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) پڑھنے کے باوجود یہ ضروری نہیں کہ ہر بات یاد بھی ہو۔ مثلاً حضرت یحيٰ علیہ السلام کے قتل کے متعلق حوالے میں نہیں نکال سکا اور مولوی محمد اسماعیل صاحب کو کہلا بھیجا کہ نکال دیں۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میرا حافظہ اس قسم کا ہے کہ قرآن کریم کی وہ سورتیں بھی جو روز پڑھتا ہوں ان میں سے کسی کی آیت نہیں نکال سکتا لیکن دلیل کے ساتھ جس کا تعلق ہو وہ خواہ کتنا عرصہ گزر جائے مجھے یاد رہتی ہے۔ جن باتوں کا یاد رکھنا میرے کام سے تعلق نہ رکھتا ہو وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ حوالے میں سمجھتا ہوں کہ دوسروں سے نکلوا لوں گا اس لئے یاد نہیں رکھ سکتا''۔

(ماخوذ از الفضل 10 ستمبر 1938ء صفحہ 6،7 جلد 26 نمبر 209)

تو اس سے ایک بات تو یہ واضح ہوگئی کہ **خلفاء اگر کوئی ایسی تشریح کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود کی واضح تشریح سے الٹ ہے تو اس کے بارے میں اطلاع کر دینی چاہئے اور اگر خلیفہ وقت سمجھے کہ یہ جو تشریح کی گئی تھی حضرت مسیح موعود کے اقتباس سے اس کی یہ تشریح ہو سکتی تھی تو پھر وہی تسلیم ہوگی اور اگر نہیں تو پھر وہ اپنی بات کو درست کر لے گا۔** لیکن بہرحال یہ سمجھنا کہ اس نے یہ کہا اور حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا۔ آپس میں تضاد کیوں ہے؟ یہ باتیں غلط ہیں۔ تضاد کوئی نہیں ہوتا، ہاں بعض دفعہ عدم علم ضرور ہوتا ہے......۔

حضرت مسیح موعود کے عفو اور درگزر کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ جس جس رنگ میں دشمنوں نے آپ کا مقابلہ کیا دوست جانتے ہیں۔ دشمنوں نے کمہاروں کو آپ کے برتن بنانے سے، سقوں کو پانی دینے سے بند کر دیا۔ لیکن پھر جب کبھی وہ معافی کے لئے آئے تو حضرت صاحب معاف ہی فرما دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے کچھ مخالف پکڑے گئے تو مجسٹریٹ نے کہا کہ میں اس شرط پر مقدمہ چلاؤں گا کہ مرزا صاحب کی طرف سے سفارش نہ آئے کیونکہ اگر انہوں نے بعد میں معاف کر دیا تو پھر مجھے خواہ مخواہ ان کو گرفتار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر دوسرے دوستوں نے کہا کہ نہیں اب انہیں سزا ضرور ہی ملنی چاہئے۔ جب مجرموں نے سمجھ لیا کہ اب سزا ضرور ملے گی تو انہوں نے حضرت صاحب کے پاس آ کر معافی چاہی تو حضرت صاحب نے کام کرنے والوں کو بلا کر فرمایا کہ ان کو معاف کر دو۔ انہوں نے کہا ہم تو اب وعدہ کر چکے ہیں کہ ہم کسی قسم کی سفارش نہیں کریں گے۔ حضرت اقدس فرمانے لگے کہ وہ جو معافی کے لئے کہتے ہیں تو ہم کیا کریں۔ مجسٹریٹ نے کہا دیکھا وہی بات ہوئی جو میں پہلے کہتا تھا۔ مرزا صاحب نے معاف کر ہی دیا''۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 10 صفحہ 277۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 19 نومبر 1926ء)

یہ جو واقعات ہیں، ہمیں ان سے صرف محظوظ نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے اوپر لاگو بھی کرنے چاہئیں۔ معافی اور درگزر کی طرف کافی توجہ کی ضرورت ہے۔

پھر ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''میں ان لوگوں میں سے ہوں جو نہایت ٹھنڈے دل کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا کرتے ہیں۔ مَیں نے اپنے کانوں سے مخالفین کی گالیاں سنیں اور اپنے سامنے بٹھا کر سنیں مگر باوجود اس کے تہذیب اور متانت کے ساتھ ایسے لوگوں سے باتیں کرتا رہا۔ (فرماتے ہیں کہ) میں نے پتھر بھی کھائے۔ اس وقت بھی جب حضرت مسیح موعود پر امرتسر میں پتھر پھینکے گئے۔ اس وقت میں بچہ تھا مگر اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے مجھے حصہ دے دیا۔ لوگ بڑی کثرت سے اس گاڑی پر پتھر مار رہے تھے جس میں حضرت مسیح موعود بیٹھے تھے۔ میری اس وقت چودہ پندرہ سال کی عمر ہوگی۔ گاڑی کی ایک کھڑکی کھلی تھی۔ میں نے وہ کھڑکی بند کرنے کی کوشش کی لیکن لوگ اس زور سے پتھر مار رہے تھے کہ کھڑکی میرے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور پتھر میرے ہاتھ پر لگے۔ پھر جب سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود پر پتھر پھینکے گئے اس وقت بھی مجھے لگے۔ پھر جب تھوڑا عرصہ ہوا میں سیالکوٹ گیا تو باوجود اس کے کہ جماعت کے لوگوں نے میرے اردگرد حلقہ بنا لیا تھا مجھے چار پتھر لگے۔''

(حالات حاضرہ کے متعلق جماعت احمدیہ کو اہم ہدایات، انوار العلوم جلد 13 صفحہ 508)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود نے اپنے مخالفین کو تحریک کی کہ ایسے جلسے منعقد کئے جائیں جن میں ہر شخص اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ آپ نے یہ نہیں کہا کہ چونکہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں اس لئے باقی سب لوگ اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ بند کر دیں...... آپ نے ایسا نہیں کیا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ باقی لوگوں کو بھی (دعوت) کا ویسا ہی حق ہے جیسا مجھے۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بات پیش کرو، مَیں اپنی بات پیش کرتا ہوں اور جب تک یہ طریق نہ پیش کیا جائے امن کبھی نہیں ہو سکتا اور حق نہیں پھیل سکتا۔ دنیا میں کون ہے جو اپنے آپ کو حق پر نہیں سمجھتا لیکن جب خیالات میں اختلاف ہو تو ضروری ہے کہ اسے ظاہر کرنے کا موقع دیا جائے۔''

(خطبات محمود جلد 12 صفحہ 418۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 1930ء)

...... پھر ملکہ کو (دعوت الی اللہ) کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ ''پہلے زمانوں میں کیا مجال تھی کہ کوئی بادشاہ کو تبلیغ کر سکے۔ یہ بہت بڑی گستاخی اور بے ادبی سمجھی جاتی تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو ایک خط لکھا جس میں اسے (دین) کی طرف بلایا اور کہا کہ اگر اسے قبول کر لو گی تو آپ کا بھلا ہوگا۔ یہ سن کر بجائے اس کے کہ ان کی طرف سے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار کیا جاتا اس چھٹی کے متعلق اس طرح شکریہ ادا کیا گیا کہ ہم کو آپ کی چھٹی مل گئی ہے جسے پڑھ کر خوشی ہوئی۔''

(الفضل 19۔ اگست 1916ء صفحہ 7 جلد 4 نمبر 13)

...... ایک ترک سفیر ایک دفعہ قادیان آیا۔ اس کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''آج سے کئی سال پہلے جب بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود زندہ تھے ایک ترکی سفیر یہاں آیا۔ ترکی حکومت کو مضبوط بنانے کے لئے اس نے مسلمانوں سے بہت سا چندہ لیا اور جب اس نے جماعت احمدیہ کا ذکر سنا تو قادیان بھی آیا۔ حسین کامی اس کا نام تھا۔ حضرت مسیح موعود سے اس کی گفتگو ہوئی۔ اس کا خیال تھا کہ مجھے یہاں سے زیادہ مدد ملے گی۔ حضرت مسیح موعود نے اس کا وہ احترام کیا جو ایک مہمان کا کرنا چاہئے۔ پھر مذہبی گفتگو بھی ہوئی۔ حضرت مسیح موعود نے اسے کچھ نصائح کیں کہ دیانت و امانت پر قائم رہنا چاہئے۔ لوگوں پر ظلم نہیں کرنا چاہئے۔ (یہی آجکل (-) لیڈروں کے لئے مسلمان ملکوں میں ضروری ہے) اور فرمایا کہ رومی سلطنت ایسے ہی لوگوں کی شامت اعمال سے خطرے میں ہے کیونکہ وہ لوگ جو سلطنت کی اہم خدمات پر مامور ہیں اپنی خدمات کو دیانت سے ادا نہیں کرتے اور سلطنت کے سچے خیر خواہ نہیں بلکہ اپنی طرح طرح کی خیانتوں سے اسلامی سلطنت کو

کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سلطان روم (جو ترکی کا بادشاہ تھا یا اس وقت خلافت کہلاتی تھی) کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں اور ترکی گورنمنٹ کے شیرازے میں ایسے دھاگے ہیں جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری کی سرشت ظاہر کرنے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جب یہ نصیحتیں کیں تو اس سفیر کو بہت بُری لگیں کیونکہ وہ اس خیال کے ماتحت آیا تھا کہ میں سفیر ہوں اور یہ لوگ میرے ہاتھ چُومیں گے اور میری کسی بات کا انکار نہیں کریں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جب اس سے یہ کڑوی کڑوی باتیں کیں کہ تم حکومت سے بڑی بڑی تنخواہیں وصول کر کے اس کی غداری کرتے ہو۔ تمہیں تقویٰ وطہارت سے کام لے کر اسلامی حکومت کو مضبوط کرنا چاہئے تو وہ یہاں سے بڑے غصے میں گیا اور اس نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ اسلامی حکومت کی ہتک کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ ترکی کی حکومت میں بعض کچے دھاگے ہیں۔ (حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ) (-) عام طور پر دین سے محبت رکھتے ہیں مگر افسوس کہ مولوی انہیں کسی بات پر صحیح طرح غور کرنے نہیں دیتے۔ یہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ عوام الناس اپنے دلوں میں خدا کا خوف رکھتے اور سچائی سے پیار کرتے ہیں مگر مشکل یہ ہے کہ (-) انہیں کسی بات پر غور کرنے نہیں دیتے اور جھٹ اشتعال دلا دیتے ہیں۔ اس موقع پر بھی (-) نے عام شور مچا دیا کہ ترکی کی حکومت جو محافظ حرمین شریفین ہے حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی ہتک کی ہے۔ جب یہ شور بلند ہوا تو حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے جواب میں لکھا کہ تم یہ کہتے ہو کہ ترکی کی حکومت مکّہ اور مدینہ کی حفاظت کرتی ہے۔ مگر مَیں سمجھتا ہوں کہ ترکی کی حکومت چیز ہی کیا ہے کہ وہ مکّہ اور مدینہ کی حفاظت کرے۔ مکّہ اور مدینہ تو خود ترکی کی حکومت کی حفاظت کر رہے ہیں۔

(یہ بیان کر کے پھر آپ نے فرمایا کہ) جس شخص کے دل میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے متعلق اتنی غیرت ہو اس کے ماننے والوں کے متعلق کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بج جائے تو وہ خوش ہوں۔ ہم تو یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ تسلیم کیا جائے کہ حقیقی طور پر مکہ اور مدینہ کی کوئی حکومت حفاظت کر رہی ہے۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ عرش سے خدا مکہ اور مدینہ کی حفاظت کر رہا ہے۔ کوئی انسان ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ ہاں ظاہری طور پر ہوسکتا ہے کہ اگر کوئی دشمن ان مقدس مقامات پر حملہ کرے تو اس وقت انسانی ہاتھ کو بھی حفاظت کے لئے بڑھایا جائے لیکن اگر خدانخواستہ کبھی ایسا موقع آئے تو اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ حفاظت کے متعلق جو ذمہ داری خدا تعالیٰ نے انسانوں پر عائد کی ہے اس کے ماتحت جماعت احمدیہ کس طرح سب لوگوں سے زیادہ قربانی کرتی ہے۔ ہم ان مقامات کو مقدس ترین مقامات سمجھتے ہیں۔ ہم ان مقامات کو خدا تعالیٰ کے جلال کے ظہور کی جگہ سمجھتے ہیں اور ہم اپنی عزیز ترین چیزوں کو ان کی حفاظت کے لئے قربان کرنا سعادت دارین سمجھتے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جو شخص ترچھی نگاہ سے مکّہ کی طرف ایک دفعہ بھی دیکھے گا خدا اس شخص کو اندھا کر دے گا اور اگر خدا تعالیٰ نے کبھی یہ کام انسانوں سے لیا تو جو ہاتھ اس بد بیں آنکھ پھوڑنے کے لئے آگے بڑھیں گے ان میں ہمارا ہاتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب سے آگے ہوگا"۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 547 تا 549۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 30۔اگست 1935ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی ہر احمدی کے دل میں مقامات مقدسہ کے بارے میں یہی جذبات ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان اور یقین میں بھی ہمیشہ اضافہ کرتا رہے اور ہمیشہ ہمیں قربانی کرنے والوں کی صف اوّل میں رکھے۔

نمازوں کے بعد میں دو جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ ایک مکرم سمیر بخوطہ صاحب کا ہے جو 24 فروری 2015ء کی صبح جرمنی میں وفات پا گئے۔ آپ بڑے عرصے سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے لیکن اس تکلیف کے باوجود آپ مسلسل خدمت دین میں مصروف رہے۔ ان کی 58 سال عمر تھی۔

11 مئی 1957ء کو الجزائر میں پیدا ہوئے اور 1991ء میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے اس کثرت سے خواب دیکھے ہیں کہ میرے لئے کوئی گنجائش نہیں رہی کہ میں احمدیت قبول نہ کرتا۔ 1993ء سے 94ء تک جرمنی کی جماعت کاسّل (Kassel) کے صدر کے طور پر خدمت کرتے رہے۔ 1994ء سے 99ء تک بطور لوکل امیر کاسّل (Kassel) خدمت کی توفیق پائی۔ 99ء سے 2003ء تک ریجن ہیسن (Hessen) نارتھ کے ریجنل امیر کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ 1998ء کے جلسہ سالانہ فرانس میں شامل ہوئے۔ خاکسار کی ان سے پہلی ملاقات تھی۔ گفتگو کے دوران کہنے لگے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے جو دو دیوانوں کا ذکر فرمایا ہے مَیں یہ چاہتا ہوں کہ ان دیوانوں میں سے ایک مَیں ہوں۔ اور اس کے بعد پھر انہوں نے واقعی دیوانوں کی طرح (دعوت الی اللہ) کا حق ادا کرنے کی کوشش کی۔

2006ء میں انہوں نے مجھے لکھا تھا کہ میں بحیثیت معلم خدمت دین کے لئے وقف کرتا ہوں۔ پہلے بھی خدمت کرتے تھے۔ تو بہر حال اس کے بعد سے لے کر تادم آخر انہوں نے بڑے احسن رنگ میں خدمت سرانجام دی۔ امیر صاحب فرانس ہی لکھتے ہیں کہ عاجز نے سمیر بخوطہ صاحب کو گزشتہ 16 سال سے (دعوت الی اللہ) میں دیوانوں کی طرح کام کرتے دیکھا ہے۔ کیا فرانس کی گلیاں اور کیا مراکش، تیونس یا الجزائر یا کریباس (Caraibes) کے جزائر گلی گلی گھر گھر پیدل جانا پڑا تو کبھی یہ نہیں کہا کہ گاڑی نہیں ہے یا فاصلہ زیادہ ہے۔ پیدل ہی چل پڑے اور کئی کئی میل پیدل چلتے ہوئے لٹریچر تقسیم کرتے، (دعوت الی اللہ) کرتے اور سوالوں کے جواب دیتے۔

خلافت سے ان کو عشق تھا اور ہر خط جن کا جواب میری طرف سے موصول ہوتا تھا اس کو بڑا سنبھال کر رکھتے تھے اور بڑا احترام کرتے تھے۔ الجزائر کے بہت سے دورے کئے اور وہاں جماعتوں کو آرگنائز کیا۔ صدر صاحب الجزائر نے بتایا کہ سخت گرمی کے باوجود ایسے علاقوں میں جہاں پہنچنا مشکل تھا گاؤں گاؤں پیدل گئے اور باوجود شوگر کی تکلیف کے مسلسل کام کرتے رہے۔ امیر صاحب فرانس کے ساتھ مراکش کے دورے کئے۔ ایک دفعہ عیدالفطر بھی وہیں گزاری اور رمضان بھی وہیں گزارا۔ احمدیوں کے گھر گھر جاتے، انہیں اکٹھا کرتے، نظام جماعت کے بارے میں بتاتے۔ بڑی مستقل مزاجی سے انہوں نے خدمت کی ہے۔ نہ صرف (دعوت الی اللہ) کی بلکہ جن کو (دعوت الی اللہ) کرتے تھے ان کی تربیت بھی کی اور جماعتوں کو آرگنائز بھی کیا۔

تیونس میں (-) سفر کے دوران ایک دفعہ پولیس نے پکڑ لیا۔ حراست میں بھی رہے۔ اس کے بعد پھر یورپین پاسپورٹ کی وجہ سے ان کو چھوڑ دیا گیا۔ امیر صاحب فرانس کہتے ہیں کہ اگر میں یہ بات کہوں کہ وہ ایک جنّ کی طرح (دعوت الی اللہ) کرتے تھے تو غلط نہ ہوگا۔ آخری وقت میں بھی احباب کو (دعوت الی اللہ) کرنے کی اور جماعت کے کام کرنے کی نصیحت کرتے رہے۔ اور جو اس وقت کاسّل (Kassel) میں ہمارے مربی ہیں ان کو انہوں نے وفات کے وقت یہی کہا جو مجھے پیغام بھجوایا کہ اگر کام کرنے میں مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہو تو معاف کر دیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے انتہائی وفا کے ساتھ نہ صرف اپنے عہد بیعت کو نبھایا بلکہ دین کی خدمت کا بھی جو عہد کیا تھا اس کو بھی اس کی جو انتہا ہوسکتی تھی اس تک پہنچانے کی کوشش کی۔ خدمت دین ہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا اور خلافت کی اطاعت اس طرح تھی کہ انسان تصور نہیں کر سکتا کہ نیا احمدی ہوا ہوا اس حد تک اطاعت کے جذبے سے سرشار ہوگا۔ وہاں کاسّل (Kassel) کے جو مربی سفیر الرحمٰن ہیں، لکھتے ہیں کہ گزشتہ جمعہ کے روز ہسپتال کی انتظامیہ سے بڑی مشکل سے جمعہ پڑھنے کی اجازت لے کر آئے اور (بیت) میں تشریف لائے اور تصاویر کھنچوائیں اور کہتے تھے کہ میرا یہ آخری جمعہ ہے۔ یہ ان کو پتا تھا۔

آخری ایام میں بھی ان کا یہی مطالبہ تھا کہ مربی صاحب کو کہتے ہیں کہ انہیں جلد از جلد حضرت مصلح موعود کی تصنیف ذکر الٰہی کی دو عدد کاپیاں دی جائیں۔ یہ انہوں نے اپنے زیر (دعوت) ڈاکٹرز کو پہنچانی تھیں اور مربی صاحب کہتے ہیں جیسے ہی مَیں نے ہسپتال میں یہ تصنیف پہنچائی تو سمیر صاحب نے اہلیہ سے کہا کہ جلدی سے ڈاکٹرز کو دے آؤ اور وہ ڈاکٹر صاحب بھی سمیر بخوطہ صاحب کے رویّے اور ان کے اخلاق سے بہت متاثر تھے اور انہوں نے بار بار اس کا اظہار بھی کیا کہ ہم نے آج تک اس سے زیادہ صبر والا اور خدا تعالیٰ پر توکّل کرنے والا مریض نہیں دیکھا۔

مربی صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میٹنگ تھی اور اس میں فیصلہ ہونا تھا کہ مہمان نوازی کے لئے جو لوگوں نے آنا ہے ان کے لئے کتنے لوگوں کا کھانا تیار کیا جائے، کتنی چیزیں بنائی جائیں اور لمبی بحث چلنی شروع ہو گئی کہ اتنی تعداد میں بنائی جائے یا اتنی تعداد میں بنائی جائے۔ سمیر بخوطہ صاحب بھی بحیثیت نمائندہ وہاں موجود تھے۔ اس پر انہوں نے بڑی ناراضگی کا اظہار کیا۔ کہنے لگے کہ ہم کوئی چھوٹے بچے نہیں ہیں کہ ہمیں قواعد نئے سرے سے سکھائے جائیں اور نہ ہی یہ جماعت ہمارے لئے کوئی نئی چیز ہے۔ ہمارے پاس ایک نظام ہے اور وہ نظام یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کے نمائندے ہم میں موجود ہیں، یعنی مربی موجود ہیں، وہ جو بھی ہمیں کہیں ہم نے بس اس کی اطاعت کرنی ہے۔ اس لئے اتنی تعداد میں بنائی جائے یا اتنی بنائی جائے اس کو چھوڑو اور جس طرح یہ کہتے ہیں، فیصلہ کرتے ہیں اس کے مطابق عمل کرو۔ پس یہ روح ہے جب پیدا ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں میں اتفاق بھی ہوتا ہے، اتحاد بھی ہوتا ہے اور ترقی بھی ہوتی ہے۔

ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہر مقام پر جہاں بھی ہمیں موقع ملے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا پیغام پہنچائیں، آگے ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کہا کرتے تھے کہ (دعوت الی اللہ) میرا آکسیجن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کاسّل (Kassel) میں کافی غیر پاکستانی احمدی ہیں اور یہ سب انہی کی بدولت اور انہی کی محنت سے احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔ اپنے پیچھے انہوں نے اہلیہ مریم بخوطہ صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے نورالدین شادی شدہ ہیں اور دوسرے عبدالحکیم اور منیر احمد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان کے پاس ایک بیگ ہوا کرتا تھا، ہمیشہ جب بھی سفر پر جاتے تو بیگ رکھا کرتے تھے بلکہ اب بھی انہوں نے الجزائر جانے کے لئے سیٹیں بک کروائی ہوئی تھیں لیکن زندگی نے ساتھ نہیں دیا۔ امیر صاحب فرانس کہتے ہیں ان کی وفات کے بعد یہ بیگ ان کی اہلیہ کے سپرد کیا گیا تو دیکھا تو اس میں دو قمیصیں، ایک پاجامہ اور ایک گرم کوٹ ہے۔ اس کے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعود کی چار عربی کتب اور جو میری طرف سے خط ان کو گئے ہوئے تھے وہ خط انہوں نے رکھے ہوئے تھے اور عربی زبان کے سو (100) بیعت فارم اس بیگ میں تھے۔ یہ کُل سفر کا ان کا بیگ ہوتا تھا جس کو ہر وقت وہ ساتھ رکھتے تھے۔

صدر جماعت الجزائر ہیں فالی محمد صاحب وہ کہتے ہیں کہ بہت بااخلاق انسان اور خلیفۂ وقت کی بہترین نمائندگی کرنے والے تھے۔ کہتے ہیں میری پہلی ملاقات ان سے 2007ء میں ہوئی۔ اس کے بعد مرحوم نے خلیفہ وقت کی ہدایات کے مطابق یہاں جماعت قائم کی۔ بیماری کے باوجود دورے کرتے۔ کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔ ہمیشہ اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر صبر سکھایا۔ بڑی خواہش تھی کہ الجزائر میں اپنی (بیت) ہو اور اس میں نماز ادا کریں۔

الجزائر کے ہی اعمراش حمید صاحب کہتے ہیں کہ بڑی مؤثر شخصیت کے مالک تھے اور تعارف کے بعد سے ہی آپ کے لئے جذبات محبت پیدا ہو گئے تھے۔ مرحوم سے پہلی ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا کہ اس علاقے میں ہماری اپنی کوئی (بیت) ہو سکتی ہے؟ مسکرا کر کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ اگر اس دن جب یہاں (بیت) بنے میں حاضر نہ ہوں تو مجھے بھول نہ جانا اور دعاؤں میں یاد رکھنا۔ ایک دن بخوطہ صاحب نے بتایا کہ افریقہ کے دورے کے دوران ایک بوڑھے شخص نے آپ کو ہاتھ پکڑ کر پوچھا کہ کیا آپ کو ایک خزانہ دکھاؤں؟ پھر اپنی جیب سے بیعت کی قبولیت کا خط ایک پلاسٹک کور میں محفوظ کیا ہوا دکھایا کہ یہ خزانہ ہے جس کی حفاظت ضروری ہے۔ تو یہ لوگ ہیں جو احمدی ہوئے اور اپنے اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

جرمنی سے عبدالکریم صاحب لکھتے ہیں کہ خلفائے احمدیت سے جنون کی حد تک محبت کرنے والے، حکّام بالا کی اطاعت کرنے والے، (دعوت الی اللہ) کے جذبے سے سرشار، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ حضرت مسیح موعود کی جن کتب کا بھی ترجمہ ہو چکا تھا یا جو عربی میں تھیں ان کو تین مرتبہ پڑھا اور بہت سا حصہ زبانی یاد کیا۔ جب آپ کاسّل (Kassel) کے امیر تھے تو آپ کی (دعوت الی اللہ) سے 18 مختلف قومیّتوں کے افراد احمدی ہوئے۔ آپ نے ان کی تربیت بھی کی اور انہیں جماعت کا فعال حصہ بنایا۔ کاسّل (Kassel) کے نماز سینٹر میں سنٹر سے تو یہ عرب احمدیوں کی کلاس لگاتے تھے جن میں عرب دوست اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی ساتھ لاتے تھے۔ کاسّل (Kassel) کی جماعت کے لئے ایک فرشتہ تھے۔ (بیت) حاصل کرنے میں بھی آپ کا بہت بڑا کردار ہے۔ عربی فرنچ اور جرمن میں ان کو کافی عبور تھا۔ سمیع قریشی صاحب کہتے ہیں جب میرے ذریعہ سے انہوں نے بیعت کی اور حضرت خلیفہ رابع کو جب یہ بیعت فارم بھجوایا گیا، بیعت کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ حضرت مسیح موعود کے الہام یَنْصُرُکَ رِجَالٌ (-)۔ کے مصداق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ثابت بھی کیا۔

دوسرا جنازہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کا ہے جو چوہدری محمد ابراہیم صاحب کے بیٹے تھے۔ شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ 78-77ء میں انہوں نے خود بیعت کی توفیق پائی۔ بعد میں ان کی فیملی بھی اور دو بھائیوں نے بھی بیعت کر لی۔ رچنا ٹاؤن میں قیام کے دوران بحیثیت سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور سیکرٹری امور عامہ خدمت کی توفیق پائی۔ علاقہ میں معروف اور نمایاں حیثیت کے مالک تھے۔ 7 ستمبر 2011ء کو رچنا ٹاؤن میں مخالفین جماعت نے بشیر صاحب پر ان کے گھر کے قریب قاتلانہ حملہ کیا۔ حملہ کے نتیجہ میں ان کو تین گولیاں لگیں۔ ایک گولی گردن میں لگی اور آر پار ہو گئی جبکہ دو گولیاں پیٹ میں لگیں جنہوں نے بڑی آنت کو شدید نقصان پہنچایا۔ وقوعہ کے بعد پھر ان کا ایک ہفتہ لاہور میں علاج ہوا اس کے بعد فضل عمر ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ اللہ کے فضل سے صحت یاب ہوئے۔ اور ان پر قاتلانہ حملہ کے مدعی ان کے ایک غیر احمدی بھانجے زاہد احمد صاحب بنے۔ اور یہ گروہ تو کیونکہ پورا مافیا ہوتے ہیں نتیجۃً قاتلوں نے 5/مارچ 2012ء کو فائر کر کے ان کے بھانجے کو بھی شہید کر دیا جو غیر از جماعت تھے۔ ان حالات میں چوہدری صاحب نے پھر اپنی فیملی کے ساتھ وہاں سے شفٹ ہونے کا سوچا اور ربوہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ قبل ان کو کینسر تشخیص ہوا تھا۔ زیر علاج رہے لیکن تقدیر غالب آئی اور ان کی وفات ہو گئی۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ بڑے نرم مزاج تھے۔ نمازوں کی طرف توجہ دینے والے تھے۔ والدین کی خدمت کرتے ہوئے ان کو دیکھا۔ بہت صابر اور سادہ تھے۔ رحمدل اور ہر کسی سے مخلص تھے۔ خود اپنے آپ کو نقصان کروا لیتے تھے لیکن کسی کو نقصان نہیں پہنچنے دیتے تھے۔ کسی ضرورتمند کو اکیلا نہیں چھوڑتے تھے۔ ہمیشہ سب کی مدد کرتے تھے چاہے وہ احمدی ہو یا غیر (از جماعت)۔ تہجد گزار اور ہمیشہ (بیت) میں جا کر نماز ادا کرنے والے اور یتیم بچوں اور بیواؤں کی پرورش کرتے تھے۔ مخالفین کا بھی ذکر ہوتا تو ہمیشہ کہتے بس یہ دعا کرو اللہ ان کو ہدایت دے۔ جب ان پر حملہ ہوا ہے اس وقت بھی تیمارداری کے لئے جو لوگ گئے انہوں نے کہا کہ ان ظالموں کو اللہ تعالیٰ پکڑے تو آپ نے فرمایا یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی ہے۔ وفات کے وقت ان کی عمر 63 سال تھی۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ اور دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر عطا فرمائے اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

☆..................☆..................☆..................☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم طاہر جمیل بٹ صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے لئیق احمد طاہر نے 5 سال 5 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ مورخہ 10 اپریل 2015ء کو ہمارے کوارٹر میں تقریب آمین منعقد کی گئی۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے اس سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ صائمہ خالدہ صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ موصوف مکرم عبدالرحیم بٹ صاحب آف فیصل آباد کا پوتا، مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب مرحوم مربی سلسلہ فجی کا نواسہ ننھیال کی طرف سے حضرت نظام دین صاحب آف چینی گوٹھ اور حضرت چوہدری حکم دین صاحب دیالگڑھی رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرمہ محمودہ خالد صاحبہ سیکرٹری تعلیم القرآن لجنہ اماء اللہ دارالیمن غربی شکر ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کی بیٹی کافیہ نسیم بنت مکرم نسیم احمد خالد صاحب مرحوم نے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے قرآن پاک کا حفظ مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 21 مارچ 2015ء کو بچی کی تقریب آمین گھر پر منعقد کی گئی جس میں مکرمہ مسعودہ خانم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالیمن غربی شکر نے بچی سے قرآن پاک کی تلاوت سنی اور دعا کرائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کے سینہ کو قرآن کریم سے روشن کرے۔ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے اور اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رشید احمد ضیاء صاحب ممبر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ صفیہ اختر صاحبہ کی آنکھ کا آپریشن آئی کلینک ربوہ میں مورخہ 13 اپریل 2015ء کو ہوا ہے۔ احباب جماعت سے مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب آمین

مکرمہ راشدہ مبشر صاحبہ دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کی نواسی زینا احمد بنت مکرم شکیل احمد صاحب مقیم بیلجیئم نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 6 سال کی عمر میں قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ مبشرہ ہما صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد سہیل صاحب کو حاصل ہوئی۔ عزیزہ مکرم محمد ابراہیم صاحب مقیم بیلجیئم کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم مبشر احمد سہیل صاحب نائب صدر محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے مکرم طارق محمود صاحب مقیم لندن و بہو مکرمہ ثناء طارق صاحبہ کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام عنایہ طارق تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مرحوم و مکرمہ فوزیہ محمود صاحبہ مرحومہ آف بھریا روڈ سندھ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت والی لمبی زندگی، نیک، صالحہ، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم قریشی خالد ندیم صاحب کارکن تزئین ربوہ کمیٹی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ادریس احمد جوئیہ صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ سعدیہ ادریس صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 25 فروری 2015ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچہ کا نام سدید احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد صدیق جوئیہ صاحب مرحوم آف ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم ملک عبدالمالک اعوان صاحب آف بھڑ تھانوالہ ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شکیل احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ مقبول بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ مورخہ 13 اپریل 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مورخہ 14 اپریل کو بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے خاکسار، مکرم بشارت احمد خلیل صاحب، مکرم طارق احمد خلیل صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ رخسانہ آصف صاحبہ اہلیہ مکرم آصف صدیق صاحب اور متعدد پوتیاں، نواسے اور نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ مخلص، نماز و روزہ کی پابند، مہمان نواز، نظام جماعت سے اور خلافت سے عشق کا تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1987ء میں وقف نو کی تحریک کی تو اللہ سے دعائیں کیں کہ خدایا مجھے بھی ایسا بیٹا دے جس کو وقف کروں اللہ نے ایک بیٹا دیا جس کا نام نوید رکھا گیا مگر خدا کی تقدیر کہ وہ دو سال کا ہو کر وفات پا گیا۔ پھر خدا سے دعائیں کیں اور 1991ء میں میری پیدائش ہوئی۔ مجھے وقف نو میں شامل کیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری پیاری والدہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ USB

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کوارٹر نمبر 13 دارالیمن وسطی سلام تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 19 اپریل 2015ء کو دارالیمن سے دفاتر انصاراللہ پاکستان آتے ہوئے راستے میں USB کہیں گر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ خاکسار کو پہنچا دے یا اس فون نمبر پر اطلاع کر دے۔ شکریہ 0333-7516281

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
ودیگر سامان رعایتی قیمت پر

سیل بند پوٹینسی 30/6x	200	1000	
30 ایم ایل قطرے	-/40	-/45	-/50
30 گرام گولیاں	-/30	-/30	-/30

ہومیوپیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797797 ☆ 0333-9797798
047-6211399 ☆ 047-6212399

عہدیداران خلیفہ وقت کے خطبات کے نوٹس لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16 اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ یاد دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ عہدیدار جہاں احباب جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدران جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں۔ ......اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے، feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، یہ صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تربیت، سیکرٹریان (دعوت الی اللہ) بھی ہیں۔ اگر دو نہیں تو سال میں کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

سورج سے متعلق چند حقائق

☆ سورج کے گرد جو اہم سیارے گردش کرتے ہیں ان میں عطارد، زہرہ، زمین، مریخ، مشتری، زحل، یورینس اور نیپچون شامل ہیں۔

☆ حجم، حرارت اور کیمیائی ساخت کی بنا پر اور سائنسی لحاظ سے G2 Dwarf کے طور پر کی جانے والی درجہ بندی کے مطابق سورج ایک درمیانی جسامت کا ستارہ ہے۔

☆ سورج کی موجودہ عمر ایک اندازے کے مطابق 4.6 ارب سال ہے۔

☆ ہر سیکنڈ میں سورج چار ملین ٹن ہائیڈروجن خرچ کرتا ہے۔ جس سے پتا چلتا ہے کہ سورج 75 فیصد ہائیڈروجن، 23 فیصد ہیلیئم، اور 2 فیصد دیگر بھاری عناصر پر مشتمل ہے۔

☆ سائنسدانوں کے مطابق سورج میں جمع شدہ ہائیڈروجن اگلے پانچ ارب سال تک استعمال ہوسکتی ہے۔

☆ تقریباً 109 زمین جیسے سیارے سورج کی سطح پر جبکہ زمین جیسے دس لاکھ سے زیادہ سیارے سورج کے اندر سما سکتے ہیں۔

☆ تقریباً ہر 11 سال بعد سورج مجموعی طور پر اپنی مقناطیسی قوت Polarity الٹتا ہے۔ اس کا شمالی مقناطیسی قطب، جنوبی قطب بن جاتا ہے جبکہ جنوبی قطب، شمالی قطب میں تبدیل ہوجاتا ہے۔

☆ سورج زمین سے قریب ترین ستارہ ہے۔ یہ زمین سے تقریباً 149.60 ملین کلومیٹر دور ہے۔

☆ سورج زمین کے محور کے گرد 25.38 دنوں یا 12,609 گھنٹوں میں ایک چکر پورا کرتا ہے۔

☆ زمین پر کسی 150 پونڈ وزنی شخص کا وزن سورج پر 4.200 پاؤنڈ ہوگا کیونکہ سورج کی کشش ثقل زمین سے 28 گنا زیادہ ہے۔

☆ Solar Flares جیٹ کی صورت میں شمسی ذرات ہوتے ہیں جو دھماکے سے سورج سے خارج ہوتے ہیں یہ مواصلاتی رابطوں میں خلل ڈال سکتے ہیں۔

☆ تمام سیارے اپنے مدار اور ایک ہی سمت میں سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ یہ اینٹی کلاک وائز اور ایک ہی سطح پر گردش کرتے ہیں جسے Ecliptic کہا جاتا ہے۔

☆ ماضی میں جاپان میں سورج دیوی Amaterasu کو کافی اہمیت دی جاتی تھی اور اسے دنیا کی عظیم حکمران تصور کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ جاپان کے پرچم میں بھی چڑھتے سورج کو دکھایا گیا ہے۔

☆ سولہویں صدی میں ”نیکولس کوپرنیکس“ نامی سائنسدان اور فلسفی کا کہنا تھا کہ یہ زمین ہے جو کہ سورج کے گرد گھومتی ہے۔ تاہم، نظام شمسی کے بارے میں کوپرنیکس کے اس نظریے کو کئی سال تک قبول نہیں کیا گیا۔ یہاں تک کہ گلیلیو کی تحقیق سے کوپرنیکس کے اس نظریے کو تقویت ملی۔

(جہان پاکستان 17/نومبر 2014ء)

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب 21/اپریل

طلوع فجر	4:07
طلوع آفتاب	5:31
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:44

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

21-اپریل 2015ء

6:15 am	پیس سمپوزیم
8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2009ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	بستان وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17-اپریل 2015ء

خوشخبری
ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز سوٹ
فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

دوکان / آفس کرایہ کیلئے خالی ہے
گول بازار کی بہترین Location پر OCS کے ساتھ
فون برائے رابطہ
047-6212566 , 0300-4209060

ریڈی میڈ پردہ جات
پاک کراکری سٹور گولبازار ربوہ
فون نمبر: 0476211007

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز۔ ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510 - 049-4423173

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0344-7801578

ضرورت سٹاف
سٹاف نرس یا LHV کی فوری ضرورت ہے۔
خواہشمند فوری رابطہ کریں۔ 047-6213944 0315-6705199
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی ویڈیو اور فوٹو گرافی
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں
سپاٹ لائیٹ ویڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879, 0333-3532902

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

نئے تعلیمی سیزن کے آغاز پر
کالج اور سکول کے بچوں اور بچیوں کے شوز کی نئی ورائٹی انتہائی مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔
پہلے آیئے۔ پہلے پایئے
مس کولیکشن
اقصیٰ روڈ ربوہ

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
EC Education Concern
Education Concern (R) (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

نئے تعلیمی سیزن کے آغاز پر
کالج اور سکول کے بچوں اور بچیوں کے شوز کی نئی ورائٹی انتہائی مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔
پہلے آیئے۔ پہلے پایئے
باٹا شوروم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

FR-10

Study In GERMANY
MBA Programme
FH Darmstadt University Germany
Admissions Open, WS 2015
APPLY NOW www.mba.h-da.de
Requirement: 3 Years of Experience After Graduation & IELTS 6.5
FEES: €15.900 (€3.975 Per Semester), Up to 30% Scholarship
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Mon-Fri), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com